لیتی ہے جو اس کے ضابطۂ حیات سے بچ نکلنے کی سعی کرتا ہے
سماجی لحاظ سے ہنسی کا یہ پہلو اس لئے بھی زیادہ اہم ہے
کہ اس کی بدولت سوسائٹی ان تمام بیرونی لیکن مضر اثرات سے محفوظ
رہتی ہے جن کو یہ نشانۂ تمسخر بناتا ہے اور ان تمام اندرونی نقائص
کے استیصال کی طرف توجہ دلاتا ہے جو مضحکہ خیز صورت اختیار
کر چکے ہیں ۔ اردو ادب میں اکبر الہ آبادی کے ہاں مزاح کا جو
افادی پہلو بڑے نمایاں انداز میں کار فرما نظر آتا ہے وہ ہنسی
کے اسی اصلاحی رجحان کی غمازی کرتا ہے ۔

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا کائنات پر سنجیدگی مسلط ہے
اور یہاں ہر ذی روح سنجیدہ زندگی کے پر اسرار اشاروں پر سرگرم
عمل ہے ۔ انسان کی امتیازی خصوصیت البتہ یہ ہے کہ وہ اس سنجیدگی
کو چند لمحات کے لئے ہی سہی سانپ کی کینچلی کی طرح اتار
پھینکتا ہے اور ہنسی جیسے خالص حیاتیاتی تعیش (Biological
Luxury) سے زندگی کے کھردرے کناروں کو ملائم کر لیتا
ہے ۔ مگر ہنسی سے جو مسرت اسے حاصل ہوتی ہے وہ آرٹ
اور فلسفے سے حاصل شدہ مسرت سے اس حد تک مختلف ہوتی ہے
کہ اس کے ساتھ عضویاتی مظاہر بھی شریک کار ہوتے ہیں ۔

آرتھر کوسٹلر (Arthur Koestler) کے الفاظ میں ——

" خیالات و احساسات ایک خوبصورت تصویر کو دیکھ کر یا ایک اعلیٰ
نظم پڑھ کر ہمارے دلوں میں ضرور متحرک ہوتے ہیں لیکن ایسا